سرکاری رپورٹ

سولہواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 6 اکتوبر 1996ء بمطابق 22 جمادی الاول 1417ہجری (بروز اتوار)

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات (موخر)	۲
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۲
۴۔	تحریک استحقاق نمبر۲۱ منجانب مولانا عبدالواسع صاحب	۳
۵۔	قرارداد نمبر۱۹ منجانب طارق محمود کھیتران (وزیر)	۵

جلد سولہواں

شمارہ چہارم

(الف)

1- جناب اسپیکر ________ عبدالوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اسپیکر ______ ارجن داس بگٹی

1- سیکریٹری اسمبلی ________ اختر حسین خاں

2- جوائنٹ سیکریٹری (قانون) _____ عبدالفتاح کھوسہ

(ب)

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔ نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جھل مگسی	وزیر اعلیٰ
۲۔ جام محمد یوسف	پی بی ۳۴ لسبیلہ	سینئر وزیر
۳۔ شیخ جعفر خان مندوخیل	پی بی ۱۴ ژوب	وزیر خزانہ
۴۔ میر عبدالنبی جمالی	پی بی ۲۰ جعفر آباد I	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۵۔ ملک گل زمان کانسی	پی بی ۲ کوئٹہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶۔ میر عبدالمجید بزنجو	پی بی ۳۲ آواران	وزیر لائیو اسٹاک
۷۔ ملک محمد شاہ مردانزئی	پی بی ۱۳ ژوب قلعہ سیف اللہ	حج و اوقاف زکوٰۃ
۸۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	پی بی ۳۷ تربت I	وزیر تعلیم
۹۔ مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال / ایکسائز
۱۰۔ مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت
۱۱۔ مسٹر کچکول علی بلوچ	پی بی ۳۶ پنجگور	وزیر ماہی گیری
۱۲۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	پی بی ۹ قلعہ عبداللہ II	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۳۔ ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی ۱ کوئٹہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون
۱۴۔ مسٹر عبیداللہ بابت	پی بی ۱۱، لورالائی	وزیر جیل خانہ جات
۱۵۔ مسٹر عبدالقہار ودان	پی بی ۸، قلعہ عبداللہ I	وزیر جنگلات
۱۶۔ سردار ثناء اللہ زہری	پی بی ۳۰، خضدار I	وزیر بلدیات
۱۷۔ میر اسرار اللہ زہری	پی بی ۲۹ قلات	وزیر زراعت
۱۸۔ حاجی میر لشکری خان رئیسانی	پی بی ۲۴ بولان I	وزیر انڈسٹریز معدنیات
۱۹۔ نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ کوہلو	وزیر داخلہ
۲۰۔ نوابزادہ چنگیز خان مری	پی بی ۱۶ سبی	مواصلات و تعمیرات
۲۱۔ میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II	وزیر خوراک
۲۲۔ سردار نواب خان ترین	پی بی ۱۷ سبی / زیارت	وزیر بیاڈواسا
۲۳۔ سردار محمد طاہر خان لونی	پی بی ۱۰ لورالائی I	وزیر صحت

۲۴۔	مسٹر طارق محمود کھیتران	پی بی ۱۲ بارکھان	وزیر خاندانی منصوبہ بندی
۲۵۔	مسٹر سعید احمد ہاشمی	پی بی ۳ کوئٹہ III	مشیر وزیر اعلیٰ
۲۶۔	ملک محمد سرور خان کاکڑ	پی بی ۷ پشین II	وزیر بے محکمہ
۲۷۔	عبدالوحید بلوچ	پی بی ۴ کوئٹہ IV	اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی
۲۸۔	ارجنداس بگٹی	ہندو اقلیت	ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

اراکین اسمبلی

۲۹۔	حاجی سخی دوست محمد	پی بی ۵ چاغی
۳۰۔	مولانا سید عبدالباری	پی بی ۶ پشین I
۳۱۔	مولانا عبدالواسع	پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ
۳۲۔	نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی	پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی
۳۳۔	میر ظہور حسین خان کھوسہ	پی بی ۲۲ جعفر آباد ر نصیر آباد
۳۴۔	مسٹر محمد صادق عمرانی	پی بی ۲۳ نصیر آباد
۳۵۔	سردار میر چاکر خان ڈومکی	پی بی ۲۵ بولان II
۳۶۔	نواب عبدالرحیم شاہوانی	پی بی ۲۷ مستونگ
۳۷۔	مولانا محمد عطاء اللہ	پی بی ۲۸ قلات ر مستونگ
۳۸۔	مسٹر محمد اختر مینگل	پی بی ۳۱ خضدار II
۳۹۔	سردار محمد حسین	پی بی ۳۳ خاران
۴۰۔	سردار محمد صالح خان بھوتانی	پی بی ۳۵ لسبیلہ II
۴۱۔	سید شیر جان	پی بی ۴۰ گوادر
۴۲۔	مسٹر شوکت ناز مسیح	عیسائی
۴۳۔	مسٹر ستر ام سنگھ	سکھ پارسی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

اجلاس مورخہ 6 اکتوبر 1996ء بمطابق 22 جمادی الاول 1417 ہجری

بروز اتوار بوقت گیارہ بجکر پچیس منٹ (صبح)

زیر صدارت اسپیکر' جناب عبدالوحید بلوچ' صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوْ اللهَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْدًا يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ٥ - صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْم

ترجمہ :- اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو اور درست بات کیا کرو۔ اللہ تمہارے اعمال کو درست کردے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمائے گا۔ اور جس کسی شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور فرمانبرداری کی تو اس نے بلاشبہ بڑی کامیابی حاصل کی۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر : سردار اختر مینگل کے سوالات ہیں کیونکہ وہ موجود نہیں ہیں۔ لہذا ان کے سوالات موخر کردیئے جاتے ہیں۔ رخصت کی درخواستیں اگر ہوں تو سیکریٹری اسمبلی پڑھیں۔

مسٹر اختر حسین خاں سیکریٹری اسمبلی : سردار اختر مینگل صاحب نے نجی معروفیات کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست بھیجی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : جناب سعید احمد ہاشمی صاحب کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے 6 سے 10 اکتوبر 96 تک رخصت کی درخواست بھیجی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : نوابزادہ جنگیز خان مری کراچی تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : نوابزادہ میر لشکری خان رئیسانی صاحب نے ذاتی معروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : نوابزادہ گزین خان مری نے سرکاری مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : تحریک استحقاق نمبر21 مولانا عبدالواسع صاحب پیش کریں۔

مولانا عبدالواسع : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں کہ مورخہ 27 جون 1996ء کو بلوچستان اسمبلی نے مسلم باغ کرومائیٹ کی کانیں مقامی مالکان کو الاٹ کرنے کے متفقہ قرارداد پاس کی۔ اور یہ وہاں کے عوام کا دیرینہ مطالبہ تھا۔ جبکہ حکومت بلوچستان نے مورخہ 14 اکتوبر 1996ء کو مسلم باغ کرومائیٹ کی کانیں پی ایم ڈی سی کو منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے یہ نہ صرف مسلم باغ کے عوام کے خلاف ایک سازش ہے بلکہ مسلم باغ کرومائیٹ کی کانیں پی ایم ڈی سی کو منتقل کرنے سے نہ صرف میرا بلکہ بلوچستان اسمبلی اراکین کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اور یہ کہ بلوچستان اسمبلی کی متفقہ قرار داد پر جلد از جلد عمل در آمد شروع کیا جائے۔ تاکہ مسلم باغ کرومائیٹ کے مقامی مالکان میں پھیلی ہوئی بے چینی دور ہو جائے۔

جناب اسپیکر : تحریک استحقاق پیش ہوئی۔

مولانا صاحب اس پر آپ مختصر بات کریں۔

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر یہ تحریک جو میں نے آپ اس معزز ایوان کے سامنے پیش کیا ہے تو 27 جون 96ء کو میں نے اس ایوان میں ایک قرار داد کی شکل میں پیش کیا تھا۔ تو جناب اسپیکر سب سے پہلے اس معزز ایوان کے چیف منسٹر جس کو قائد ایوان کہتے ہیں انہوں نے اس کی حمایت کی۔ اور سارے ایوان نے اس کی حمایت کی اور اس کو پاس بھی کر دیا۔ لیکن اب جبکہ ہم اخبارات میں دیکھتے ہیں اور ان کے ست رویئے کو دیکھتے ہیں تو اخبارات میں پڑھا کہ اس کو پی ایم ڈی سی کو اب حوالہ کر دیں گے تو جناب اسپیکر اگر یہ فیصلہ ہوا تو اس فیصلے سے میرے خیال اس معزز ایوان کا استحقاق

مجروح ہوا ہے جبکہ اس ایوان سے بغیر کسی ایک فرد نے بھی مخالفت نہ کی۔ اور اگر اس پر عمل در آمد نہیں ہوا ہے تو پھر کس قرارداد پر عمل در آمد ہو سکتا ہے۔ جناب اسپیکر میں قائد ایوان سے اور سارے وہاں کے حکومتی ارکان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو من عن بحال کیا جائے اور ان پر فوری طور پر عمل در آمد شروع کیا جائے تاکہ وہاں کے جو عوام کی بے چینی ہے وہ ختم ہو جائے۔

جناب اسپیکر : حکومت کی طرف سے.......؟

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : جناب اسپیکر جیسا کہ تحریک استحقاق پیش ہوئی ہے اور اس سے پہلے ایک قرارداد آئی تھی کہ مسلم باغ کے کرومائیٹ غیر مقامی افراد کو نہیں دیئے جائیں گے۔ اور اگر اخبار کے حوالے سے اگر مولانا صاحب نے آج یہ تحریک پیش کی ہے کسی غیر مقامی کو یہ کرومائیٹ الاٹ نہیں کی گئی ہیں۔ پی ایم ڈی سی اور بی ڈی اے گورنمنٹ کے ادارے ہیں اور انڈسٹری بھی گورنمنٹ کا ادارہ ہے یہ جائنٹ وینچر میں حکومت کے پاس ہے کسی غیر مقامی کو الاٹ نہیں کئے گئے ہیں یہ تین ادارے اس کو چلائیں گے۔ کسی غیر مقامی کو الاٹ نہیں کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ ابھی مولانا صاحب نے فرمایا ہے۔

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر وہ قرارداد ایک ترمیم کے ساتھ بھی پاس ہوا تھا ترمیم ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے پیش کی تھی کہ وہاں کے مقامی مالکان۔ یہ وضاحت بھی کی گئی تھی اس وضاحت کے ساتھ اب یہ تراشا لگا ہوا ہے کہ ڈاکٹر کلیم اللہ کی ترمیم کے ساتھ پاس کی گئی۔ اور ڈاکٹر صاحب نے یہ ترمیم پیش کر دیا کہ وہاں کے مقامی افراد تو مسلم باغ کے افراد ہیں۔ یا پورے بلوچستان کے افراد ہیں۔ ہم نے وہاں کے مقامی افراد کہا۔ اور جب ڈاکٹر صاحب نے ترمیم پیس کر دیا۔ مقامی مالکان کو جب ہے تو پی ایم ڈی سی تو مالکان نہیں ہیں۔ نہ کوئی دوسرا مالک ہے۔

جناب اسپیکر : مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔

مولانا عبدالباری : جناب میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں۔

جناب اسپیکر : مولانا واسع صاحب آپ پی ایم ڈی سی کو ایک سرکاری ادارے کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہیں جناب اسپیکر سرکاری ادارہ ہو نہ ہو اس کے تسلیم کرنے سے میرا کیا سروکار ہے تو میں نے وہاں کے عوام کی خواہشات اور وہاں کے عوام کی بہبودی کے لئے میں یہ قرار داد لایا تھا اور یہ قرار داد اس ایوان میں منظور کیا گیا جب اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور جب متعلقہ قرار داد پر عمل در آمد نہیں ہو رہا ہے میں اس حوالے سے بول رہا ہوں وہ سرکار کا محکمہ ہے یا نہیں اس سے میرا کیا سروکار ہے۔

جناب اسپیکر : بات یہ ہے کہ ابھی اس کو سرکاری محکمہ چلا رہا ہے اور اسے پہلے بھی محکمہ پی ایم ڈی سی کا جوائنٹ وینچر رہا ہے اب اگر پی ایم ڈی سی نے اپنے کچھ شیئرز بیچ دیئے یہ غیر مقامی افراد کو نہیں گئے ہیں اس لئے میں آپ کی تحریک استحقاق کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

مولانا عبدالواسع : جناب اس میں جلدی نہ کریں۔

مولانا عبدالباری : جناب یہ تنازعہ عوام کا اور سرکار کا ہے آپ جلدی نہ کریں۔

جناب اسپیکر : آپ تشریف رکھیں۔

مولانا عبدالباری : جناب آپ کے جانبدارانہ رویئے کے خلاف ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر کچھ اراکین واک آؤٹ کر گئے)

جناب اسپیکر : طارق محمود کھیتران صاحب قرار داد نمبر19 پیش کریں۔

قرارداد نمبر19 منجانب میر طارق محمود کھیتران وزیر بہبود آبادی

میر طارق محمود کھیتران (وزیر بہبود آبادی) : قومی اسمبلی، سندھ اور صوبہ سرحد کی صوبائی اسمبلیوں کی طرح صوبائی اور ملکی سطح پر ترقی کے معاملات میں عوامی نمائندوں کو شامل کرنے کے لئے بلوچستان صوبائی اسمبلی کا ایک پارلیمانی گروپ تشکیل دیا جائے اس پارلیمانی گروپ کو بنانے کا مقصد یہ ہے کہ عوامی نمائندے آبادی و ترقی کے امور کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ مجوزہ گروپ مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی پر مشتمل ہو۔

(1) جناب وحید بلوچ، اسپیکر صوبائی اسمبلی، .... صدر
(2) شیخ جعفر خان مندوخیل، وزیر خزانہ، .... ممبر
(3) سردار محمد حسین، وزیر ترقی خواتین، .... ممبر
(4) سردار محمد طاہر خان لونی، وزیر صحت، .... ممبر
(5) میر کچکول علی بلوچ، وزیر ماہی گیری و ساحلی ترقی، .... ممبر
(6) میر طارق محمود کھیتران، وزیر بہبود آبادی، .... ممبر
(7) جناب ارجن داس بگٹی، ڈپٹی اسپیکر صوبائی اسمبلی، .... ممبر

یہ صوبائی گروپ انہی قوائد و ضوابط کے تحت کام کرے گا جس کے تحت پاکستانی پارلیمانی گروپ پی پی جی پی ڈی (PPGPD) برائے آبادی و ترقی کام کر رہا ہے اور وہ تمام کام جس کا ان قواعد و ضوابط میں ذکر نہیں ہے۔ پارلیمانی گروپ کے صدر کی ہدایات کے تحت نمٹایا جائے گا۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ پاکستان کی دوسری اسمبلیوں کی تقلید کرتے ہوئے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے مذکورہ بالا اراکین پر مشتمل پارلیمانی گروپ تشکیل دے۔

جناب اسپیکر : قرارداد پیش ہوئی آپ اس کی وضاحت فرمائیں۔

میر طارق محمود کھیتران (وزیر) : جناب اسپیکر 1994ء 4 ستمبر کو قاہرہ

میں آئی سی پی ڈی کانفرنس منعقد ہوئی۔ پاکستان کی نمائندگی ہمارے محترم پرائم منسٹر نے کی۔ جس کے ساتھ چاروں صوبائی حکومتوں کے وزراء اعلیٰ بھی شامل تھے۔

Cairo-Declaration.

We hereby pledgedd to translate our personal commitments into political action as setforth in this declaration both in our national Legislators else whereas appropriate and to encourage others to join us in meeting in this urgent challenge.

اس کے تحت پھر ہماری قومی اسمبلی میں ایک پارلیمانی گروپ تشکیل دیا گیا جس کی صدارت ظفر علی شاہ ڈپٹی اسپیکر نے کی۔ اور خوش قسمتی سے وہاں صوبائی حکومتوں میں بلوچستان نے نمائندگی کی اور جہاں میں خود گیا جہاں تک قاہرہ کانفرنس ہوئی اس کی صدارت اللہ کی مہربانی سے میں نے کی۔ اس کے بعد ہم نے پارلیمانی کانفرنس منعقد کرنے میں ہم نے پہل کی۔ جس میں آپ بھی شامل تھی اور صوبائی وزیر اعلیٰ نے صدارت کی آپ کو یاد ہوگا۔ اور وہاں ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم بھی ایک پارلیمانی گروپ تشکیل دیں اور یہ فیصلے اس کے تحت کئے جائیں گے۔ جس کے اغراض و مقاصد یہ ہوں گے۔

(1) تمام ممبران صوبائی اسمبلی آبادی کے مسائل کے بارے میں آگاہی پیدا کی جائے۔

(2) پاپولیشن پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے ممبران اسمبلی کی طرف سے تجاویز اور بحث کرنا۔

(3) ممبران اسمبلی کے لئے پولیٹکل ول اور کمٹمنٹ and Comntment Political Will پیدا کرنا۔

(4) صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں ایک دن اس پر بحث کرنا اور اس سے متعلقہ مسائل

کے بارے میں بحث کرنا۔

(5) اس گروپ کا یہ کام ہوگا کہ وہ تمام پارلیمنٹرین کو آبادی کے حجم اور آبادی کی رفتار اور اس سلسلے میں حکومت کی کارکردگی بچے اور ماں کی اموات' حفاظتی ٹیکے جات' عورتوں کی بیماری کے دوران بچوں کے بچاؤ کے طریقے' ایڈز' ایچ آئی وی وائرس' اسکولوں، اور اسکول جانے والے بچوں کے مسائل، اور چائلڈ لیبر' عورتوں اور اس کے متعلقہ مسائل کے بارے میں آگاہ کرنا۔ مردم شماری اس کے حاصل شدہ اعداد و شمار تمام ممبران تک پہنچانا۔

جناب اسپیکر : کوئی اور رکن۔؟

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر یہ جو محرک نے قرارداد پیش کی ہے اور صوبائی گروپ تشکیل دیا ہے۔ اس گروپ میں کوئی پارلیمانی گروپ کا ممبر شامل نہیں ہے حالانکہ یہ ایسا اشو ہے جس کا تعلق اسلامی تہذیب سے اور اسلامی اقدار سے ہے جمعیت کا جو گروپ ہے میں سمجھتا ہوں اور سارے ادارے سمجھتے ہیں کہ سب سے اچھی کارکردگی کے مالک ہیں اس کا کوئی ممبر شامل نہیں ہے۔ اس سے شامل کئے جائیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر) : جناب اسپیکر میں تجویز پیش کرتا ہوں۔ ایک ممبر شامل کریں۔ مولانا عبدالباری صاحب کو

میر طارق محمود کھیتران : ہم Wel Come کرتے ہیں مولانا صاحب کو

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) : جناب اسپیکر میرے خیال میں اگر صحیح نمائندگی پارلیمانی گروپ کو دینا چاہتے ہیں۔ تو اس میں ہر پارلیمانی گروپ کا ایک ممبر ہونا چاہئے۔ میرے خیال میں بڑا Indiscriminately نام تجویز کئے گئے ہیں۔ ہمیں اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ مگر اس میں کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہر پارلیمانی گروپ کا کم از کم ایک آدمی اس میں

میر طارق محمود کھیتران : میرے خیال میں جتنے بھی پارلیمانی گروپ ہیں۔

ان کے لیڈر اپنے ایک ممبر کا نام نمائندگی کے لئے دے دیں۔ اجلاس کے بعد اور آزاد ممبروں کا چیف منسٹر صاحب فیصلہ کریں گے۔ جس کو ڈالنا ہو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

جناب اسپیکر : قائد ایوان صاحب شکر ہے۔ کہ اس اسمبلی میں پاپولیشن ویلفیئر کی ممبر سنجیدگی سے لے رہے ہیں آپ خود کتنے عمل کرتے ہیں یا نہیں کرتے ہیں۔ بہر حال خوش آئند بات ہے۔ ڈاکٹر عبدالمالک صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر) : میں آپ کی بات کی تھوڑی سی وضاحت کروں کہ اس وقت واقعی پاپولیشن ملک اور بلوچستان کا ایک مسئلہ ہے جب مالتس نے یہ تھیوری پیش کی تو لوگ اس پر ہنسے کہ یہ کوئی فلسفہ نہیں ہے۔ لیکن آج واقعی دنیا میں سے سے مالتس کی اسی تھوری پر بحث ہو رہی ہے۔ کہ پاپولیشن ایک مسئلہ ہے۔ ہم بلوچستان کے اراکین کو خاص طور پر اس مسئلے کو اب اپنی روایات سے یا کج بحثی سے یا جو ریزرویشن رکھتے ہیں۔ ان سے ہٹ کر ایک قومی مسئلہ اس کو ڈیکلیر Declare کر کے اس پر سوچنا چاہئے۔ اور میں خاص طور پر جمعیت کے دوستوں کا یا ہمارے مذہبی نمائندے ہیں۔ ان سے میں گزارش کروں گا کہ وہ اس ایشو کو جس طرح سے بنگلہ دیش میں لوگوں نے اس کو Motivate کیا۔ اور گھر گھر تک اس کو پہنچایا ہے اس میں ہمارے علماء کرام بھی اس میں Participation کریں گے اور اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے بلوچستان حکومت کو واقعی Incentive لینے چاہئے کیونکہ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اور آج تک ہم نے اس پر Lips services دی ہے لیکن حقیقتاً" اس پر کوئی کام نہیں کیا ہے۔ ہم تمام اراکین کے ذمہ داری بنتی ہے کہ پاپولیشن کو کنٹرول کرنے کے لئے جیسے کہ آپ نے کہا پہلے تو ہم خود عمل کریں۔ اس کے بعد اپنے حلقوں میں اور ہر جگہ پر ہم اپروچ کرسکتے Recently جو ایبٹ آباد میں میٹنگ ہوئی تھی۔ ہم نے ٹیچروں کو بلایا کہ ان کو بھی Motivate کریں تاکہ یہ چیز لوگوں کو سمجھاسکے میں اس قرارداد کی بھرپور تائید کرتا ہوں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی : جناب اسپیکر میں ان کے باتوں کی کچھ اور وضاحت کروں میرے خیال میں جب یہ گروپ تشکیل دیا جائے گا اور گروپ کے کیا فنکشن ہوں گے۔ بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں زیادہ تر کام کھیتران صاحب کے اپنے محکمے کا ہے۔ جس نے اس کو آگے چلانا ہے۔ مگر جس طرح ڈاکٹر صاحب نے کہا پاپولیشن گروتھ واقعی Serious مسئلہ ہے سارے ملک میں مگر بلوچستان کے متعلق میرے خیال میں They have to give a rethought to it ان کو اس پر سوچنا ہو گا کہ بلوچستان Over populated یا Under populated ہے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پرابلم بلوچستان میں اتنا Serious نہیں جتنا دوسرے صوبوں کا ہے۔ ہمارے اس گروپ کو پہلے یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ بلوچستان Over populated یا populated Under جہاں تک میرے معلومات کا تعلق ہے آج کل بھی سارے بلوچستان میں افغانستان کے مہاجر آئے ہوئے ہیں۔ یہاں پر محنت مزدوری کرتے ہیں۔ اس وقت ہمارے بلوچستان کے لوگوں کے 70 فیصد کا دارومدار زراعت پر ہے۔ اور اس کا زیادہ تر دارومدار جہاں تک ورکنگ کلاس ہے آپ کے اپنے بلوچ ایریا میں بھی اور پشتون ایریاز میں بھی اگر یہ افغان مہاجر یہاں سے چلے جاتے ہیں میرے یال میں بلوچستان میں ہمارے پاس لیبر نہیں ہو گی کہ ڈے ٹوڈے زراعت کے کام کو چلا سکیں۔ تو میرے میں جو گروپ تشکیل دیا جائے گا۔ اس گروپ کو یہ بات بھی مدنظر رکھنا ہو گی۔

جناب اسپیکر : مولانا عبدالواسع صاحب۔

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر یہ قرارداد جو طارق صاحب ایوان کے سامنے لائے ہیں۔ تو میں اس کی حمایت نہیں کرتا ہوں جو بات عبدالحمید خان صاحب بتا رہے تھے۔ کہ بلوچستان میں یہ ہونا چاہئے تو میں سمجھتا ہوں یہ اسلام کے خلاف ہے اور بلوچستان کے بھی خلاف ہے اور یہ ایک سازش ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اس قسم کی قرارداد لا سکتے ہیں کہ بلوچستان والوں کے لئے تین چار شادیوں کا بندوبست کرلے تاکہ

یہاں پاپولیشن میں اضافہ ہو اور ہمیں جب وہاں سے فنڈ مل رہا ہے اور ہمیں آبادی کی بنیاد پر فنڈ مل رہا ہے۔ این ایف سی ایوارڈ میں انہوں نے جو لڑائی جھگڑے کئے ہیں وہ بھی اسی حوالے سے کئے ہیں انہوں نے کہا کہ آپ کی پاپولیشن کم ہے۔ پنجاب والوں نے کہا کہ ہماری پاپولیشن زیادہ ہے۔ ہم کہتے ہیں جیسا کہ حمید خان صاحب نے فرمایا کہ وہاں کے لوگ یہاں رہ رہے ہیں مہاجر ہیں اور ہمارے کام کاج کرتے ہیں۔ اب جبکہ افغانستان میں ایک مستحکم حکومت بن گئے ہے اور یہ یہاں سے جانے والے ہیں اسمبلی میں ایسی قرار داد لانا۔ یہ بلوچستان کے خلاف ایک سازش ہے۔ آبادی بڑھانے کے لئے یہاں کوئی قرار داد لائیں۔

جناب اسپیکر : طارق محمود کھیتران صاحب۔

میر طارق محمود کھیتران : جناب یہ بلوچستان کے حوالے سے تو ضرور متنازعہ مسئلہ رہا ہے۔ لیکن پورے عالم اسلام کے لئے پاپولیشن ایٹم بم بنتا جا رہا ہے۔ صرف بلوچستان اس میں نہیں ہے صرف پاکستان اس میں شامل نہیں ہے۔ جہاں تک بلوچستان کا تعلق ہے اس وقت جتنی ہماری آبادی دکھائی گئی ہے - بہت زیادہ اس میں بوگس پاپولیشن بھی ہے۔ لوگوں نے بوگس طور پر درج کرائی ہوئی ہے اس کے علاوہ' صنعتیں، حب کی' وہاں کی آبادی ہماری آبادی نہیں ہے۔

وہ شام کراچی چلی جاتی ہے۔ افغان پاپولیشن ہماری پاپولیشن نہیں ہے۔ ہمارا ایک کولڈ اینڈ ڈرائی۔ موسم اتنے زیادہ بچے پیدا کرنے کا موقع نہیں دیتا' موسمی حالات ہے' اس کے لئے تو میرے کچھ اپنے بھی مشاہدات ہیں' اس کے تکنیکی پہلوؤں کا تو میرے محکمے کے لوگوں کو پتہ ہے۔

اب میرے لئے سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ اب میں اس دھرتی سے وفا کروں یا اس پروگرام سے ! میں اس دھرتی سے وفاداری کروں گا۔ مولانا صاحب اور حمید خان کے دل میں جو وسوسہ ہے میں اس کو کلیئر کرنا چاہتا ہوں جہاں تک این ایف سی ایوارڈ

کی بات ہے وہاں فارمولے کو تبدیل کرتے ہوئے پاپولیشن ' ایریا کیا جائے ورنہ بلوچستان اس پروگرام کے ساتھ وفادار نہیں رہے گا۔ شکریہ۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ : جناب والا جس طریقے سے ہمارے معزز ممبر صاحبان اور پروگرام کو رکھ رہے ہیں یہ Scientific approach نہیں ہے کہ وہاں این ایف سی میں ناانصافی ہے وہاں پر ہماری اپروچ کو نہیں مانا ہے ہم اپنی آبادی کو بڑھا دیں۔ یہاں پر یہ بات ہے کہ پاکستان میں آپ ایریا وائیز ہیں۔ لیکن یہاں کتنا Develop ہے آپ کی فی کس آمدنی کیا ہے۔ آخر میں موزمبیق ہے۔ یہ کم ہے ہم اکنامکس کو کیوں سامنے نہیں رکھیں۔ اور اپنے حالات کو مدنظر رکھیں۔

جناب اسپیکر : جی مولانا عبدالواسع صاحب

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر صاحب یہ تحریک جو آج طارق صاحب نے لایا ہے تو میں حمایت نہیں کروں گا۔

جناب اسپیکر : شرعی بنیاد بتائیں۔

مولانا عبدالواسع : میں اس کی حمایت نہیں کرتا ہوں اور حمید خان صاحب جو بتا رہا تھا کہ بلوچستان کے بارے میں ایسے قرارداد لانا کہ پاپولیشن پے کنٹرول رکھنا ایک تو اسلام کے بھی خلاف ہے لیکن اسلام کے ساتھ ساتھ بلوچستان کے خلاف بھی ایک سازش ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اس قسم کے قرارداد لاسکتے ہیں کہ بلوچستان والے تین تین چار چار شادیاں کرلیں تاکہ پاپولیشن زیادہ ہوجائے ہمیں وہاں سے فنڈ جو مل رہا ہے وہ آبادی کی بنیاد پر مل رہا ہے اور ہمارا جھگڑا بھی ہے اور این ایف سی ایوارڈ میں لڑائی اور جھگڑے کئے تو اسی حوالے سے انہوں نے کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ آپ کی پاپولیشن کم ہے اور ہماری پاپولیشن زیادہ ہے پنجاب والوں نے خود کہا تو میرے خیال میں اب اس موقع پر کہ جیسے حمید خان صاحب نے فرمایا کہ افغانستان کے لوگ جب یہاں رہ رہے ہیں مہاجر ہے اور ہمارے سب کام یہی کرتے ہیں اور اگر وہاں افغانستان میں ایک

مستحکم حکومت بن گئی اور مہاجر یہاں سے جانے والے ہیں تو اس وقت میں ایسا قرارداد لانا کہ پاپولیشن پے کنٹرول رکھنا میرے خیال میں یہ بلوچستان کے خلاف ایک سازش ہے تو یہ قرارداد واپس کر دیں اس کو اس صورت میں لائیں آبادی بڑھانے کی کوئی قرار داد لائیں۔

میر طارق محمود کھیتران (وزیر بہبود آبادی) : جناب اسپیکر صاحب یہ بلوچستان کے حوالے سے ضرور متنازعہ مسئلہ رہا ہے لیکن یہ پورے عالم انسان کے لئے ایک ایٹم بم بنتا جا رہا ہے پاپولیشن کا مسئلہ صرف بلوچستان اس میں کاؤنٹ نہیں کرتا صرف اس میں پاکستان کاؤنٹ نہیں کرتا جہاں تک تعلق ہے بلوچستان کا ہماری پاپولیشن جتنی اس وقت دکھائی گئی ہے اس میں بہت زیادہ Ficticious پاپولیشن بھی ہے جو لوگوں نے یعنی جعلی درج کر لی ہے اس کے علاوہ حب کی انڈسٹریلائزیشن وہ بھی ہماری پاپولیشن نہیں ہے صبح کراچی سے آتی ہے اور شام کو چلی جاتی ہے افغان مہاجر پاپولیشن ہے وہ بھی ہماری پاپولیشن نہیں ہے ہمارا ایک تو Dry climate cold and بھی اتنے زیادہ بچے پیدا کرنے کا یا کہ ایک عورت کے بلوغت کی جلدی اجازت نہیں دیتا جیسا کہ hot climate اور wet climate دیتا ہے اس کے علاوہ بلوچستان کے لئے میری اپنی بھی Reservation ہیں کیونکہ ٹیکنیکلیٹز میں صرف میرے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ جاسکتے ہیں میں تو اس کے پالیسی میٹرز پر زیادہ بات کروں گا اب میرے لئے سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ میں اس دھرتی سے وفاداری کروں یا اس پروگرام سے یقیناً" میں اس دھرتی سے وفاداری کروں گا مولانا صاحب کے دل میں اور حمید خان صاحب کے دل میں جو وسوسہ ہے اس کو کلیئر کرنا چاہتا ہوں میں یہ کہوں گا کہ جہاں تک این ایف سی ایوارڈ کی بات ہے وہاں اس فارمولے کو تبدیل کرتے ہوئے پاپولیشن ایریا کیا جائے ورنہ بلوچستان اس پروگرام کے ساتھ وفادار نہیں رہے گا شکریہ۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ (وزیر تعلیم) : جناب اسپیکر صاحب آپ مجھے

اجازت دے دیں کیونکہ یہ ایک امپارٹینٹ ایشو Important Issue ہے اس کو جس طریقے سے ہمارے معزز اراکین رکھ رہی ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ approach Scientific نہیں ہے۔ یہ بات نہیں ہے کہ وہاں این ایف سی میں ہماری اپروچ کو نہیں مانا ہے سو ہم اپنی پاپولیشن کو بڑھا دیں یہاں یہ بات نہیں ہے Basically اگر آپ دیکھئے کہ اس وقت پاکستان میں ایریا وائز آپ 43 پرسنٹ آپ کے پاس ہے لیکن کتنا ڈویلپ ہے آپ کی Per capita انکم کیا ہے اس وقت Lowest per capita انکم جو نہ بلوچستان کا ہے اور دنیا میں سب سے زیادہ سوئیزرلینڈ ہے آخر میں آپ کا موزمبیق ہے جس کا 80 ڈالر Per capita ہے میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کی capita Per انکم جو ہے وہ موزمبیق سے کم ہے اب Economics most modren کا age ہے اور اکنامکس کو کیوں سامنے نہیں رکھیں صرف خواہشات پے بات کر رہے ہیں کہ سو یہ جو ہے نہ غلط ہے وہ اور بات ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ این ایف سی میں ہمارے ساتھ زیادتی کر رہا ہے اس وقت آپ کے ایسے ضلعے ہیں فرض کریں مکران میں آپ کا Groth rate thirteen percent ہے یہ ایک ایٹم بم ہے دنیا میں انڈسٹریل کنٹریز ہیں ان میں زیرو پرسنٹ پر فرانس پہنچ گیا ہے یا ایک دو پرسنٹ انہوں نے روک لی ہے۔

ہم اپنی اس محدود وسائل سے کس طرح ہم اس کو انکریج کریں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے یا تو ڈویلپ کریں یہ بلوچستان کا واقعی بہت بڑا مسئلہ ہے آپ اس مسئلے کو صرف یہ کہیں کہ جی ہمارے پاس زمین بہت زیادہ ہے سو ہم پاپولیشن پر کوئی وہ نہیں کریں ہمیں پاپولیشن کنٹرول کرنی پڑے گی کیونکہ ہماری ریسورسیز ڈویلپ نہیں ہے اگر ریسورسیز ڈویلپ ہوتے پھر ہم کہہ سکتے ہیں لیکن آپ کی ریسورسیز کا معاملہ رہے کہ موجودہ جو آپ کی فیڈرل گورنمنٹ کی پالیسی ہے اس حوالے سے کبھی بھی آپ کے ریسورسیز ڈویلپ نہیں ہوں گی اور ہم یہاں پر مزید اپنے دوست سے کہتے ہیں میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں اس وقت میں نے جو Calculate کیا ہے آپ کے 8 سے 9 لاکھ بچے

اور بچیاں گلیوں میں پھر رہے ہیں جو اسکولوں میں نہیں ہیں آپ ان کو وسائل نہیں دے سکتے ہیں اب کے وہ مسائل نہیں ہیں اب اس کو اگر ہم کہیں کہ جی ہمارے پاس لینڈ ہے یا میں سمجھتا ہوں کہ اس کو ہم ری تھینک Rethink کریں اور اس کمیٹی کی ذمہ داری ہے کہ بلوچستان میں پاپولیشن کو وہ کنٹرول کریں (تھینک یو)

جناب اسپیکر : عبدالنبی جمالی صاحب۔

عبدالنبی جمالی (وزیر) : سر میں اپنی ذاتی بات کر رہا ہوں میرے گیارہ بچے ہیں وہ مجھے پتہ ہے کہ ان کو پڑھانا ان کی شادیاں کرنا یہ بہت بڑا پرابلم ہے یہ جیسے پوری دنیا کے ساتھ ہے تو اس پر ضرور غور و خوص کیا جائے جس کے بچے زیادہ ہیں جس کی بیویاں زیادہ ہیں ان کو پتہ ہے کہ بھئی کتنے بڑے پرابلم ہیں مولوی صاحب تو چار رکھ سکتے ہیں ہماری دو آپس میں لڑ کر مر رہی ہیں یہ پتہ نہیں ہے چار کیسے کنٹرول کرتے ہیں پتہ نہیں قرآن مجید کی آیت پڑھ کر ان پر چھو کرتے ہیں تو وہ چپ ہو جاتی ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے ذاتی طور پر مجھے تجربہ ہے۔

جناب اسپیکر : مولانا باری صاحب آپ اپنے گروپ کی جانب سے ایک سے نمائندہ کا نام دے دیں تاکہ اس کو.........

مولانا عبدالباری : میں مولانا عبدالواسع صاحب کا نام دیتا ہوں اس کے لئے پارلیمانی قائد تو نہیں ہوتا ہے۔

مولانا عبدالواسع : مولانا عبدالباری صاحب۔

جناب اسپیکر : مولانا عبدالباری صاحب' حمید خان صاحب آپ۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد کو منظور کیا جائے۔؟

جناب اسپیکر : قرارداد منظور ہوئی۔ اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ 9 اکتوبر 1996ء بوقت 11 بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کی کارروائی قبل دوپہر گیارہ بجکر پچپن منٹ پر 9 اکتوبر 1996ء بوقت 11 بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہوگئی)۔